مولای صل وسلم دائما ابدا علی حبیبک خیر الخلق کلهم

درسِ حدیث

استاذ العلماء شیخ الحدیث حضرت مولانا سید حامد میاں رحمۃ اللہ کے زیرِ اہتمام ہر اتوار کو نمازِ مغرب کے بعد جامعہ مدنیہ میں مجلسِ ذکر منعقد ہوتی تھی۔ ذکر سے فارغ ہو کر حضرت رحمۃ اللہ حدیث شریف کا درس بھی دیا کرتے تھے۔ ذکر و بیان کی یہ مبارک اور رُوح پرور محفل کس قدر جاذب و پُرکشش ہوتی تھی الفاظ اس کی تعبیر سے قاصر ہیں۔

محترم الحاج محمود احمد عارف رحؒ کی خواہش و فرمائش پر عزیز بھائی شاہد صاحب سلمہٗ نے حضرت شیخ الحدیث قدس سرہٗ کے بہت سے دروس ٹیپ ریکارڈر کے ذریعہ محفوظ کر لیے تھے اور پھر دروس والی تمام کیسٹیں انہوں نے مولانا سید محمود میاں صاحب کو عطا کر دیں۔

ہماری دُعا ہے کہ جن کی مہربانی، توجہ اور سعی سے یہ انمول علمی جواہر ریزے ہمارے ہاتھ لگے، حق تعالیٰ اُن سب کو بیش از بیش اجر سے نوازے۔ ہم انشاء اللہ تعالیٰ یہ قیمتی لؤلؤ لالا "انوارِ مدینہ" کے ذریعہ حضرت رحمۃ اللہ کے مریدین ولجاب تک قسط وار پہنچاتے رہیں گے۔

واضح رہے کہ حضرت کے خلفِ اکبر اور جانشین حضرت مولانا سید رشید میاں صاحب کے زیرِ اہتمام ذکر و درس کا یہ سلسلہ بفضلہ تعالیٰ اَب بھی جاری ہے۔

ہنوز آں ابرِ رحمت در فشاں است   خم و خمخانہ با مہر و نشان است

کیسٹ نمبر ۹ سائیڈ اے ۳۰ر اپریل ۱۹۸۲ء

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ خیر خلقہ سیّدنا و مولانا محمّد وّ آلہٖ واصحابہ اجمعین

اما بعد! عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَأَلْتُ رَبِّيْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِيْ مِنْ بَعْدِيْ فَاَوْحٰى اِلَيَّ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِيْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِي السَّمَآءِ بَعْضُهَا اَقْوٰى مِنْ بَعْضٍ وَ لِكُلٍّ نُوْرٌ فَمَنْ اَخَذَ بِشَيْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَيْهِ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ فَهُوَ عِنْدِيْ عَلٰى هُدًى قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصْحَابِيْ كَالنُّجُوْمِ فَبِاَيِّهِمُ اقْتَدَيْتُمُ اهْتَدَيْتُمْ۔ [1]

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سُنا کہ میں نے اپنے پروردگار سے اپنے صحابہ کے درمیان اختلاف کے بارے میں پُوچھا (جو شریعت کے فروعی مسائل میں) میرے بعد واقع ہوگا، تو اللہ تعالیٰ

[1] مشکوٰۃ ص ۵۵۴

نے وحی کے ذریعے مجھے آگاہ فرمایا کہ اے محمد (صلّی اللہ علیہ وسلّم) حقیقت یہ ہے کہ تمہارے صحابہ میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان پر ستارے (جس طرح) ان ستاروں میں سے اگرچہ بعض زیادہ قوی یعنی زیادہ روشن ہیں لیکن نور (روشنی) ان میں سے ہر ایک میں ہے (اسی طرح صحابہ میں سے ہر ایک اپنے اپنے مرتبہ اور اپنی اپنی استعداد کے مطابق نور ہدایت رکھتا ہے) پس جس شخص نے (علمی و فقہی مسائل میں) ان کے اختلاف میں سے جس چیز کو بھی اختیار کر لیا میرے نزدیک وہ ہدایت پر ہے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آپ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا: میرے صحابہ ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے تم جس کی بھی پیروی کرو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم سے سُنا ہے ارشاد فرمایا سَاَلْتُ رَبِّیْ عَنِ اخْتِلَافِ اَصْحَابِیْ مِنْ بَعْدِیْ میں نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا کہ میرے بعد آنے والوں میں اختلاف ہوگا، فَاَوْحٰی اِلَیَّ یَامُحَمَّدُ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر جواب میں وحی فرمائی کہ اے محمدؐ (صلّی اللہ علیہ وسلّم) اِنَّ اَصْحَابَكَ عِنْدِیْ بِمَنْزِلَةِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ آپ کے جو صحابہ ہیں یہ میرے نزدیک ایسے ہیں جیسے آسمان میں ستارے "بَعْضُهَا اَقْوٰی مِنْ بَعْضٍ" کسی ستارے کی روشنی کم ہے کسی کی زیادہ ہے کسی کی اور زیادہ ہے۔ وَلِکُلٍّ نُوْرٌ لیکن روشنی سب میں ہے اسی طریقہ پر یہ صحابہ جنہیں میں نے تمہارے ساتھ کے لیے پیدا کیا ہے۔ ان کا حال بھی ایسے ہی ہے کہ ان میں نور ہے، ان میں ہدایت ہے، ایمان ہے، بہت قوّت ہے ایمان کی اب جب ان سب میں نور ہوگا فَمَنْ اَخَذَ بِشَیْءٍ مِّمَّا هُمْ عَلَیْهِ مِنَ اخْتِلَافِهِمْ۔

تو اگر ان میں آپ کے بعد اختلاف بھی ہوا تو ان کے بعد آنے والے لوگوں میں سے جس صحابی کی بھی کوئی پیروی کر لے گا اور (ان کی راہ) لے لے گا۔

فَهُوَ عِنْدِیْ عَلٰی هُدًی وہ میرے نزدیک ہدایت پر ہوگا، جو بھی صحابہ کرام کی پیروی کرے گا، وہ ہدایت پر ہوگا، صحابی چھوٹے ہوں صحابی بڑے ہوں سب ہدایت پر ہیں، قَالَ وَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اور جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے ارشاد

فرمایا اَصۡحَابِیۡ کَالنُّجُوۡمِ۔

میرے صحابہ ایسے ہیں جیسے ستارے فَبِاَیِّھِمۡ اقۡتَدَیۡتُمۡ اِھۡتَدَیۡتُمۡ۔ ان میں سے جس کی بھی پیروی کر لو گے ہدایت پا جاؤ گے۔

تو اب دُنیا میں صحابہ کرام کے بعد جو لوگ آئے۔ یعنی تابعین وہ فتوے دیتے رہے۔

تابعین میں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ بھی ہیں۔ صغار تابعین میں ہیں۔ یعنی چھوٹے درجے کے تابعین میں کیونکہ ان کا علم جو ہے۔ وہ صحابہ سے نہیں ہے انہوں نے جو علم حاصل کیا ہے وہ صحابہ کے شاگردوں سے حاصل کیا ہے۔ ہاں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ تقریباً دس سے زیادہ صحابہ کرام ہیں جن کو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے پایا ہے۔

تینتیس کے قریب روایتیں بنتی ہیں جو صحابہ کرام سے بنتی ہیں اور سترہ کے قریب صحابہ کرام کے اسماء گرامی ہیں کہ جن کا زمانہ پایا ہے اور بظاہر یہ ہے کہ دیکھا بھی ہوگا۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں وفات ہوئی ہے ان کی۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ کو تو متعدد بار دیکھا ہے امام اعظم رحمہ اللہ نے لَمَّا قَدِمَ عَلَیۡھِمُ الۡکُوۡفَۃَ جب وہ کوفے تشریف لے گئے تو وہاں زیارت سے مشرف ہوتے ہیں اور روایت بھی ملتی ہے کہ میں نے حضرت انس کو دیکھا کہ نماز پڑھ رہے تھے، تو اب صحابہ کرام کے بعد تابعین ہیں۔

اب تابعین سے جو مسائل پوچھے گئے ہیں اور انہوں نے جو جوابات دیئے ہیں وہ سب کے سب حدیث میں شمار ہوتے ہیں اور صحابہ کرام کے بعد صغار تابعین میں آکر امام اعظمؒ کا درجہ ہے اور یہ سب سے بڑا درجہ ہے۔ کیونکہ امام مالکؒ امام اعظمؒ سے چھوٹے ہیں انہوں نے کسی صحابی کو نہیں دیکھا اور امام شافعیؒ امام مالکؒ کے شاگرد ہیں انہوں نے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کو بھی نہیں دیکھا۔ ان کی وفات ہو چکی تھی جس سال امام اعظمؒ کی وفات ہوئی (ایک سو پچاس میں) اس سال امام شافعی پیدا ہوتے ہیں اور امام احمدؒ امام شافعیؒ سے بھی کچھ چھوٹے ہیں۔

یہ مسالک باقی رہ گئے دُنیا میں خدا کی قدرت ہے اور کوئی وجہ سمجھ لیں آپ کیونکہ بڑے بڑے حضرات گزرے ہیں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے زمانے میں کئی سو علماء تھے ایسے جو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی طرح ــــ علمِ حدیث سے واقف تھے علمِ تفسیر سے واقف تھے لیکن چلا مسلک

سب سے زیادہ امام اعظم رحؒ ہی کا اور اس کی ایک وجہ سمجھ میں آتی بھی ہے۔ وہ یہ ہے کہ اگر کوئی شخص حدیثیں جانتا بھی ہے تو عام آدمی کو اس سے فائدہ حاصل کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ کوئی ضرورت اسے پیش آئی اور اس نے مسئلہ پُوچھ لیا لوگ مسائل پُوچھتے تھے اور اس پر پھر حکم چلتا تھا فیصلے ہوتے تھے۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جو پُوچھا گیا۔ فیصلے اس پر چلتے رہے۔ بہت بڑی تعداد بن گئی امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے مسائل کی جو اُن سے پُوچھے گئے اور اُنھوں نے جواب دیئے اور اُنھوں نے سوچنے کا طریقہ بھی سکھلایا کہ سوچنے کا طریقہ یہ ہے اس طرح سے سوچنا چاہیے یہ اُصول ہیں حدیث کے، یہ اُصول ہیں فقہ کے، اس طرح استنباط کریں، اس طرح سے سوچیں تو وہ (سیکھنے والے) بن گئے اُن کے شاگرد اور شاگرد نکلے بڑے لائق، اُنھوں نے وہ لکھیں چیزیں آگے چلائیں اور ایک شاگرد اُن کے بن گئے قاضی القضاۃ یعنی امام ابو یُوسف رحمۃ اللہ علیہ تو ان کی وجہ سے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا مسلک بہت ہی تقویت پکڑ گیا اور سب سے زیادہ سوالات کے جوابات امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے ہی لیے گئے، جہاں بھی جاتے تھے ہجوم ہو جاتا تھا۔

ایک بزرگ گزرے ہیں لیث رحؒ ان کا نام ہے، وہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کے ہم پلہ ہیں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ لیث امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے کم درجے کے نہیں تھے، لیکن ان کے جو شاگرد تھے وہ ایسے لائق نہیں تھے جیسے امام مالک رحؒ کے۔ امام مالک رحؒ کی حدیثیں لکھیں۔ اُن کے خیالات لکھے مسائل پُوچھے وہ لکھے اِن کے نہیں لکھے گئے ورنہ وہ درجے میں امام مالک رحؒ سے کم نہیں تھے تو امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ حج کے لیے گئے ہُوئے تھے، حج الگ کرتے تھے عمرہ الگ کرتے تھے۔ سفر ہی میں بہت وقت گزارتے۔ خاصا وقت سفر میں گزارتے، لیکن تعلیمی کام سفر میں بھی جاری رہتا رہا ان بزرگوں کا، یہ پہنچے مکہ مکرّمہ میں لیث رحؒ کہتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا ایک جگہ لوگ جمع ہیں، ہجوم ہے لوگوں کا مَیں نے پُوچھا یہ کون صاحب ہیں؟ اُنھوں نے بتایا یہ نعمان ہیں (ابو حنیفہ رحؒ) کہ جیسے کہ ممکن ہے اُنھوں نے نام سُن رکھا ہو۔ بہرحال وہ پاس پہنچے ایک آدمی نے ایک سوال کیا اُن سے کہ میں بڑا تنگ آیا ہوا ہوں اپنے بیٹے کے معاملے میں بیٹے کا قصّہ کیا ہے قصّہ یہ ہے کہ میں اس کی شادی کر دیتا ہوں جب شادی کرتا ہوں تو طلاق دے دیتا ہے، پھر دوسری جگہ کرتا ہوں پھر اس نے طلاق دے دی، پھر کہتے ہیں مَیں نے یہ کیا باندی خرید کر دے دی اُسے اُس نے اس کو آزاد

کر دیا۔ اور باندی خرید دی اس نے آزاد کر دیا، اس طرح میں بڑے نقصان میں ہوگیا۔ میرا روپیہ تلف ہو رہا ہے اس طرح شادی کرتا ہوں تو خرچہ، اور باندی خرید کر دیتا ہوں تو خرچہ، وہ نہ بیوی رکھتا ہے نہ باندی رکھتا ہے۔ اس کا حل بتلائیے؟ قانونی شرعی حل بتلائیے؟

امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ سے جب اس نے یہ بات کی تو آپ نے فوراً جواب دیا کہ ایک باندی خرید لو تم اور اس کا نکاح کردو بیٹے سے اگر بیٹا طلاق بھی دے گا تو باندی تمہاری ہوگی۔ مالی نقصان تمہیں کوئی نہیں ہوگا، امام لیث رحؒ کہتے ہیں کہ مجھے امام اعظم رحمۃ اللہ کا جو جواب تھا وہ جواب بھی بہت اچھا تھا، مگر فوراً جو جواب دیا اُنھوں نے وہ مجھے جواب سے بھی زیادہ عجیب لگا اور اچھا لگا۔

ایک بزرگ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ ہیں منطقی فلسفی اور بہت زیادہ بحثیں کرنے والے بہت بڑے محقق ہیں۔ ہیں یہ شافعی المسلک اُنھوں نے ایک تفسیر لکھی ہے اور اس کا نام رکھا ہے "تفسیر کبیر" ہے بھی بہت بڑی طویل اور اس میں معتزلہ کا رد ہے، یہ جو پرویزی ہیں یہ اُن کی شاخ ہیں ان کا رد ہے اس میں۔

جہاں امام صاحب کا تذکرہ آتا ہے، وہ بڑی دلچسپی سے ذکر کرتے ہیں، کیونکہ اُن کے ذوق کے مطابق بنتی ہے وہ بات۔ اُنھوں نے سات آٹھ قصے نقل کیے ہیں۔ تفسیر کبیر میں امام اعظم رحؒ کی نکتہ رسی کے، اس میں یہ بھی ہے کہ ایک شخص نے قسم کھالی بیوی سے کہ اگر میں تیرے سے پہلے بولوں تو تجھے طلاق، بولوں گا ہی نہیں تیرے سے اگر میں تیرے سے پہلے بولوں تو ایسے، بیوی بھی جلالی تھی، اس نے بھی قسم کھالی کہ اگر میں تم سے پہلے بولوں تو غلام آزاد ہو جائیں میرے تو اب وہ دونوں پھنس گئے نہ وہ پہلے بول سکتا ہے اور نہ وہ پہلے بول سکتی ہے۔ وہ پہلے بولے گا تو طلاق ہو جائے گی۔ بیوی بولے گی تو غلام آزاد ہو جائیں گے کئی جگہ مسئلہ پُوچھا اس نے، ہر جگہ یہی جواب ملا کہ بہت مشکل ہے اب تو کوئی حل نہیں رہا اس کا۔ وہ امام اعظم رحمۃ اللہ کے پاس بھی آیا پُوچھنے کہ ایسی شکل بنی ہے تو اس میں کیا کریں تو اُنھوں نے کہا کہ اب تم جا کے بول لو کچھ نہیں ہوگا، اُس نے جا کر بات کر لی، لوگوں میں چرچا ہوا کہ یہ تو اُنھوں نے غلط فتویٰ دے دیا۔ وہ بول بھی لیا اور طلاق بھی نہیں ہوئی یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ تو پھر امام صاحب سے پُوچھا امام صاحب کے پاس کئی لوگ آئے۔ آخر، ہجوم کرتے ہوں گے اس زمانے میں قانون بھی یہی تھا ساری چیزیں یہیں

ہوتی تھیں اور لوگوں میں عمل بھی بہت تھا۔ بے عملی چل نہیں سکتی تھی تو وہ آئے، ان کو سمجھایا امام صاحب نے کہ دیکھو جب اس نے یہ کہا تھا کہ اگر میں تیرے سے بولوں پہلے تو یہ ہو جائے، اس کے بعد بیوی بولی، شوہر جب یہ کہہ چکا ہے تب بیوی بولی ہے نا؟ تو اب شوہر جا کے بول لے اب پہلے بولنے والا تو نہیں رہا۔ یعنی اس نے کہا نا بیوی سے کہ اگر میں بولوں تیرے سے پہلے تو یہ ہوگا، بیوی کے بارے میں طلاق کا کہا اس نے فوراً بیوی بول پڑی غصّے میں کہ میرے بھی غلام آزاد تو اب جو شوہر بولے گا تو پہلے بولنے والا نہیں رہا تو لوگوں کا کہا بالکل ٹھیک کہا ہے، مطلب یہ ہے کہ اتنی گہرائی تک ذہن نہیں پہنچتے تھے۔ لوگوں کے اس وجہ سے ایسے ہو جاتا تھا کہ اُن کے بارے میں اعتراض کرتے تھے لوگ، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ان کی سمجھ بہت زیادہ تھی تو مثالیں ان کی یہ قصّے بہت ہیں۔ بہت زیادہ اسی طرح فقہ کے اندر بھی ملتی ہے گہرائی فقہ اسی کا نام ہے ذہن کی صحیح سمجھ اور گہرائی اس کا نام فقہ ہے۔

تو آقا نامدار صلّی اللہ علیہ وسلّم نے صحابہ کرام کے بارے میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ یہ بمنزلہ نجوم کے ہیں ستاروں کی طرح ہیں تو اُن میں سے کسی کی بھی پیروی کرلو نجات پا جاؤ گے۔

میں یہ کہہ رہا تھا کہ امام اعظم رح جیسے تو بہت لوگ تھے اس وقت میں نے اندازہ کیا ہے کہ کم از کم ڈیڑھ سو آدمی تھے ایسے جیسے امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ۔ کم از کم اتنے آدمی تھے۔ اسی پائے کے بڑے بڑے لوگ، لیکن مسلک چلا ان کا ـــــ مسلک چلنے کی وجہ میں نے آپ کو بتلائی تھی کہ یہ ہوگئی۔

اب امام اعظم رح کا مسلک چلا پھر امام مالک رح کا چلا، امام مالک رح کے دور میں ان جیسے بہت تھے مگر چلا اُن کا، یہ خدا کی طرف سے ہے امام شافعی رح کے دور میں بھی بہت تھے چلا اُن کا ہے یہ خدا کی طرف سے ہے، تو یہ چار رہ گئے مسلک، ان سب میں یہی ہے کہ صحابہ کرام کو دیکھتے تھے، صحابہ کرام نے کیا کیا کسی نے کسی صحابی کا عمل اور روایت لے لی اور کسی نے کسی صحابی کا عمل اور روایت لے لی۔ اور سب کے سب اہلِ سُنّت کہلاتے ہیں اور سب کے سب متبعینِ سُنّت شمار ہوتے ہیں۔ اور ایک دوسرے کے پیچھے نمازیں بھی پڑھتے ہیں جس زمانے میں ترکی دور تھا۔ اس زمانے میں شافعی امام بھی ہوتے تھے حنفی بھی ہوتے تھے۔ حرم محترم کی اُنھوں نے بڑی خدمتیں کی ہیں۔ ائمہ بھی رکھے ہیں چاروں مسالک کے، لیکن حنفی زیادہ تھے اس واسطے کہ ترکی حکومت خود حنفیوں کی

تھی۔ اب حنبلی زیادہ ہیں کیونکہ حکومت حنبلیوں کی ہے بلکہ زیادہ کیا کل کے کل حنبلی ہیں، دوسرا امام نہیں ہے۔ دوسرے امام کے پیروکار وہاں نہیں ہیں۔ سرکاری امام وہی ہیں تو جس کی حکومت ہوتی ہے اس مسلک کے لوگ ہوتے ہیں، امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں ترکی دور میں سب حنفی مسلک کے لوگ تھے تو یہ جو اچھا سلسلہ چل پڑا اِن چاروں مسالک میں کہ دوسرے جتنے رہنے والے تھے سارے ان کے پیچھے نماز پڑھتے، مدینہ شریف میں شافعی بھی ہیں مالکی بھی ہیں حنبلی بھی ہیں۔ حنفی بھی ہیں مکّہ مکرّمہ میں بھی یہی ہے مگر دوسرے سب پڑھتے ہیں اور کوئی اعتراض نہیں کرتا کوئی حقارت سے نہیں دیکھتا وہ سب کے سب چونکہ ایک امام کے پیروکار ہیں اُنھوں نے اعلان یہ کر رکھا ہے کہ ہم امام کے پیروکار ہیں اَب ان سے چاہے ہٹتے ہُوئے بھی ہوں بہر حال اعلان سب کا یہی ہے اور اُصولاً وہ نام بھی ان کا لیتے ہیں۔ تو یہ سب کے سب اہلِ سُنّت شمار ہوتے ہیں۔ حنبلی ہوں، حنفی ہوں، شافعی ہوں، مالکی ہوں یہ چار جو چلے مسلک بس یہ خُدا کی طرف سے ہے۔

باقی رہا یہ کہ عُلماء یہی تھے صرف چار، یہ بات نہیں ہے۔ ہر دور میں سینکڑوں رہے ہیں۔ اِنھی جیسے انھی کے پائے کے مگر چلنا اللہ کی قدرت تھی کہ یہی چل سکے، ان سب کا مدار صحابہ کرام تھے۔ جو مسئلہ پیش آئے گا، اس میں آپ پوچھیں گے کہ کیا دلیل ہے تو وہ صحابہ کا عمل پیش کریں گے اس میں، یا حدیث پیش کریں گے کہ صحابی نے فلاں روایت کی تو جو جناب رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا وہ دُرست ہے۔

دوسری حدیث صحیح میں ارشاد ہے کہ صحابہ کرام سے آپ نے فرمایا کہ میری اُمّت میں فرقے پیدا ہوجائیں گے اور فرمایا کُلُّھُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّۃً وَّاحِدَۃً سب کے سب جہنّم میں جائیں گے سوائے ایک کے پُوچھا وہ کون سا فرقہ ہے جو ایک ہوگا اور نجات پائے گا ارشاد فرمایا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَاَصْحَابِیْ جس چیز پر میں ہوں اور میرے صحابہ (جو اس پر چلے گا وہ نجات پانے والا فرقہ ہوگا)

صحابہ کو بھی آپ نے اسی درجے میں لے لیا ہے۔ صحابہ میں دو فرقے تھے دو، چار، پانچ۔ عمل مختلف ہے ایک صحابی رفع یدین کرتے ہیں دوسرے نہیں کرتے۔ ایک صحابی امام کے پیچھے پڑھتے ہیں، دوسرے نہیں پڑھتے ــــ حنفیہ نے تو یہ لے لیا کہ امام کے پیچھے نہیں پڑھنا۔ دوسرے شافعی حضرات نے لے لیا کہ امام کے پیچھے ضرور پڑھیں۔ شافعی یہ کہتے ہیں اور ہم منع کرتے ہیں۔ ہم

کہتے ہیں مکروہ ہے امام کے پیچھے پڑھنا بہت غلط بات ہے۔ وہ صحابہ کرام سے لیا وہ ہمیں صحیح کہتے ہیں ہمیں غلط نہیں کہتے اور ہم اُنہیں یہ نہیں کہتے کہ باطل پر ہیں، امام صاحب کہتے ہیں کہ رفع یدین تھا حتیٰ کہ سجدوں کے بیچ میں بھی تھا۔ یہ جو سجدوں کے درمیان اُٹھ کر بیٹھتے ہیں اللہ اکبر کہہ کے تو رفع یدین کرتے تھے۔ پھر اللہ اکبر کہتے تھے۔

بعد میں یہ کم ہوتا چلا گیا تو متروک ہو گیا اور دلیلیں موجود ہیں اُن کی۔ صحابہ کرام کا عمل موجود ہے اور دوسرے حضرات کہتے ہیں کہ یہ روایات صحیح ہیں عمل ثابت ہے ہمارا دل مانتا ہے رفع یدین کو وہ رفع یدین کرتے ہیں امام شافعیؒ رفع یدین کرتے ہیں امام مالکؒ نہیں کرتے۔ مالکی حضرات نہیں کرتے حنفی حضرات نہیں کرتے، شافعی کرتے ہیں حنبلی بھی کرتے ہیں۔ رفع یدین تو یہ ہے کیا؟ صحابہ کرام کرتے تھے اور اس میں لڑنا جھگڑنا یہ بھی نہیں ہوا۔ وہاں ایک آدمی کیسے نماز پڑھ رہا ہے دوسرا کیسے پڑھ رہا ہے اور سارے ساتھ پڑھ رہے ہیں اور کوئی اس طرح کی لڑائی جھگڑا نہیں ہے یہ سب کے سب جو صحابہ کرام کے اختلاف کے باوجود کسی بھی صحابی کی پیروی کرلے وہ ہدایت پر ہے، اِلّا مِلّۃً واحدۃً کے اندر داخل ہے جس کے بارے میں بشارت دی گئی ہے کہ وہ جنّت میں جائے گا۔ صحابہ کرام میں سے کسی کی بھی پیروی کرنے والا اہلِ سنّت میں بھی شمار ہوگا اہلِ جماعت میں بھی شمار ہوگا۔ جماعت کا مطلب جماعت صحابہ کی پیروی کرنے والا۔

تو صحابہ کرام کے درجات بہت بلند ہیں یہاں فرمایا گیا کہ اَصْحَابِیْ کَالنُّجُوْمِ صحابہ میرے نجوم ستاروں کی طرح ہیں۔ وہاں فرمایا گیا مَا اَنَا عَلَیْہِ وَ اَصْحَابِیْ نجات پانے والا وہی فرقہ ہے جو اس پر قائم رہے کہ جس پر میں قائم رہا ہوں اور میرے صحابہ کرام قائم رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلام پر استقامت نصیب فرمائے۔